سارے اُونچوں سے اُونچا ہمارا نبی

۳ ربیع الاول ۱۴۴۸ / ۲۰۲۶ کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِاءَۃً کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ

یعنی جو شخص مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ شخص نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بڑی رحمت عطا ہونے کی رات

ایک مرتبہ آدھی رات کا وقت تھا، اللہ پاک کے نبی حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام کے حَواریوں (یعنی آپ پر ایمان لانے والے خوش نصیبوں) نے نماز ادا کی، پھر حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام کے گرد جمع ہو گئے۔ یہ ایک نرالی رات تھی، اَنوکھی رات تھی، کون سی رات تھی؟ خُود حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام کی زبانی سنیئے!

آپ نے اپنے حوّاریوں سے فرمایا: آج وہ رات ہے جو مسیحا رسول (یعنی مُحَمَّد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانے میں سالانہ جشن کے طور پر منائی جایا کرے گی، اس لئے میں نہیں چاہتا کہ آج ہم سو جائیں بلکہ آج ہم اپنے رَبِّ کریم کے حُضُور 100 مرتبہ سَر جھکاتے ہوئے نماز ادا

1... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

کریں گے، اپنے رَبّ کے حُضُور سجدہ کریں گے۔ مزید فرمایا: ہمیں اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں اس رات میں ایک بڑی نعمت عطا فرمائی ہے۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کیا شان ہے اللہ پاک کے نبیوں کی...!! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام وہ شان والے نبی ہیں، جن کے معجزۂ عِلْمِ غیب کا الگ طور پر قرآنِ کریم میں ذِکْر آیا ہے اور آپ کے عِلْمِ غیب کی شان دیکھئے! سینکڑوں سال پہلے کی بات ہے، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام اللہ پاک کی عطا سے، عِلْمِ غیب کی شان سے اُس وقت اُمّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اَنْداز دیکھ رہے تھے، عشق کے رنگ ملاحظہ فرما رہے تھے، آپ جانتے تھے کہ وِلادتِ مصطفےٰ کی رات وہ عظیم رات ہے کہ اُمّتِ مصطفےٰ اِس رات کی قدر پہچانے گی، اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کمال درجے کا عشق کرتے ہوئے، اُن کی وِلادت کی رات کو سالانہ جشن کے طَور پر منایا کرے گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک اور بات پر غور فرمائیے! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی خوشخبری سُنانے آئے تھے، جو یہ جانتے تھے کہ میرے بعد اب کوئی نبی تشریف نہیں لائیں گے، صِرْف وصِرْف احمد نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی تشریف لائیں گے، وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اُن کی وِلادت مبارَک کب ہوگی، کس رات کو وہ دُنیا میں تشریف لائیں گے، ابھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لائے نہیں تھے، اِس سے سینکڑوں سال پہلے، عینِ وِلادتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رات کو گویا کہ جشنِ مِیلادِ مصطفےٰ کی محفل سجی ہوئی ہے اور انداز مبارک کیسا عظیم ہے، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے اپنے حواریوں کو اس رات کا شکر ادا کرنے کا بھی حکم دیا اور فرمایا: آج ہم میلادِ مصطفےٰ جو آیندہ صدیوں بعد ہونی ہے،

1...انبیائے سابقین اوربشارتِ سید المرسلین، صفحہ:45۔

اُس کے شکرانے میں 100 رکعت نماز ادا کریں گے۔

سرکار کی آمد!	مرحبا!	سردار کی آمد!	مرحبا!
اچھّے کی آمد!	مرحبا!	سچّے کی آمد!	مرحبا!
حُضُور کی آمد!	مرحبا!	پُرنور کی آمد!	مرحبا!

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے

ان شآءَاللہ! ❁ وہی جشن والی رات آنے والی ہے ❁ عیدوں کی عید آنے والی ہے ❁ وہ رات آنے والی ہے جس رات ستارے زمین کی طرف جھک آئے تھے ❁ کعبہ سلامی کو جھک رہا تھا ❁ فرشتے مبارک بادیاں لے کر سیدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے گھر آ رہے تھے ❁ قیصر و کسریٰ (یعنی اس وقت کے بہت طاقتور بادشاہوں) کے محلّات پر زلزلہ طاری تھا ❁ ہاں! ہاں! وہ رات آنے والی ہے جس کے صدقے اندھیرے چھٹ گئے ❁ نُور ہی نُور دُنیا بھر میں پھیل گیا ❁ رحمت چھا گئی ❁ بگڑیاں بن گئیں ❁ نصیب چمک گئے ❁ رَبّ کا فضلِ عظیم ہو گیا ❁ دوجہاں کے سردار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن بن کر دُنیا میں تشریف لے آئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے اُونچے رُتبے والے نبی

پیارے اسلامی بھائیو! الحمدللہ! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب سے اُونچے رُتبے والے نبی ہیں ❁ جو رُتبہ ❁ جو مقام ❁ جو فضیلت ❁ جو شان ❁ جو عظمت ❁ جو عزّت ❁ جو قُرب ❁ جو درجات ❁ جو بلندیاں ❁ جو عُروج رَبِّ رحمٰن نے ❁ مالکِ کائنات نے ❁ خالقِ کائنات نے اپنے محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ

سَلَّم کو عطا فرمایا ہے، ایسا رُتبہ، ایسا مقام، ایسی عظمت، ایسی شان، ایسا قُرب، ایسا عُروج نہ پہلے کسی کو مِلا ہے، نہ آیندہ کسی کو مِل سکتا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ (پارہ:3، سورۂ بقرہ:253)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی، ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلندی عطا فرمائی

اس آیتِ کریمہ میں صاف فرمایا گیا: وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ

یعنی ایک نبی وہ ہیں، جن کو تمام انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام پر درجوں بلندی عطا کی گئی ہے، عِلْمِ تفسیر کے تمام عُلَمائے کرام کا اِس پر اتفاق ہے بلکہ امام رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **ساری اُمّت کا اِس بات پر اِتّفاق ہے کہ یہ ایک نبی جنہیں سب پر درجوں فضیلت دی گئی ہے، اِس سے مراد میرے اور آپ کے آقا، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔**[1]

ایسی شان کسی کو نہ ملی

پیارے اسلامی بھائیو! آیتِ کریمہ پر ذرا غور فرمایئے! اللہ پاک نے فرمایا:

وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ (پارہ:3، سورۂ بقرہ:253)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلندی عطا فرمائی

یہاں دیکھئے! اللہ پاک نے یہ تو بتا دیا کہ مَحْبُوب مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب نبیوں سے افضل ہیں مگر آپ کا نامِ پاک ذِکْر نہیں فرمایا۔ اس میں کیا حکمت ہے...؟ یہ بھی بڑی

1... تفسیرِ کبیر، پارہ:3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:253، جلد:2، صفحہ:521 مفہوماً۔

ایمان افروز بات ہے، عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: نام کی ضرورت وہاں ہوتی ہے، جہاں اِس شان کا دوسرا ابھی موجود ہو، اگر اِس شان کا مالِک ایک ہی ہو تو نام لینے کی ضرورت نہیں ہوتی، ویسے ہی بات سمجھ میں آجاتی ہے۔

سادہ مثال سے عرض کروں؛ اگر میں کہوں: ❁ میرا خالق وہ ہے، جس نے یہ آسمان بنایا ہے۔ آپ سمجھ جائیں گے کہ میں کس کی بات کر رہا ہوں، آسمان بنانے والی ذات ایک ہی ہے، لہٰذا نام لینے کی ضرورت پیش نہیں آئی ❁ میں کہتا ہوں: مجھے رِزْق دینے والا وہی ہے، جو تمام جہان کو رِزْق دیتا ہے، آپ سمجھ جائیں گے، سب کو پالنے والا، سب کا خالِق، سب کا رازِق صِرْف و صِرْف اللہ پاک ہے، کوئی دوسرا ہے ہی نہیں، لہٰذا نام نہ بھی لیا جائے، تب بھی ذِہن ایک ہی طرف جائے گا، پتا چلا؛ جب اِس شان والی ذات ایک ہی ہو تو نام لینے کی ضرورت پیش نہیں آتی، لہٰذا اللہ پاک نے ❁ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی شان ذِکْر کی تو نام لیا ❁ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی شان ذِکْر کی تو نام لیا ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی شان ذِکْر کی تو نام لیا ❁ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان ذِکْر کی تو نام لیا ❁ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان ذِکْر کی تو نام لیا ❁ مگر جب باری آئی، اس ذیشان نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تو نام نہیں لیا بلکہ فرمادیا:

وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍؕ (پارہ:3، سورۂ بقرہ:253)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلندی عطا فرمائی

گویا یہ بتایا جا رہا ہے کہ سب سے اَفْضَل نبی ایک ہی ہیں، لہٰذا نام نہ بھی لیا جائے تو ذِہن ایک ہی طرف جاتا ہے، سب سمجھ جاتے ہیں کہ بے شُمار اور عظیم الشّان درجات والے نبی حضرت

مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، وہی سب سے افضل ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے مَحْبُوب! آپ کو کیا فضیلت ملی...؟

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مشہور صحابیِ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کسی نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ❁ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام فرمایا ❁ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو رُوح القدس سے (یعنی اپنی قدرتِ کاملہ سے بِن باپ کے) پیدا فرمایا ❁ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا خلیل کیا ❁ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو بزرگی عطا فرمائی، آپ کو کیا خاص فضیلت عطا کی گئی ہے؟ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: اس سے پہلے کہ رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کوئی جواب ارشاد فرماتے، فوراً جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر ہوگئے، رَبِّ کائنات کا پیغام لائے، عرض کیا: اللہ پاک فرماتا ہے: اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ❁ اگر میں نے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو خلیل بنایا ہے تو اُس سے بہت پہلے آپ کو اپنا حبیب بنالیا تھا ❁ اگر میں نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے زمین پر کلام کیا تو آپ کو آسمان سے اُوپر بلا کر کلام کا شرف بخشا ہے ❁ اگر عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو رُوح القدس سے (یعنی اپنی خاص قدرت سے بِن باپ کے) پیدا کیا ہے تو آپ کا نام نامی مخلوق کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے پیدا کر دیا تھا ❁ اے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے قدمِ مُبارک آسمانوں میں وہاں پہنچے، جہاں نہ پہلے کسی کے قدم پہنچے تھے، نہ آپ کے بعد کسی کے پہنچیں گے ❁ اے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں نے آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو بزرگی دِی تو آپ پر سلسلۂ نبوت کو ختم کیا، اے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے ہاں آپ سے بڑھ کر عزّت والا

1... فتاویٰ رضویہ، جلد:30، صفحہ:151 بتصرف۔

میں نے کسی کو نہ بنایا، میں نے دُنیا اس لئے بنائی کہ لوگ آپ کی عزّت و عظمت کو دیکھ لیں، وَلَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا اے محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نہ ہوتے تو میں دُنیا ہی نہ بناتا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی...!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُن لو...! میں اللہ پاک کا حبیب ہوں

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **ترمذی شریف** میں حدیثِ پاک ہے، صحابیِٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ عنہم جمع تھے، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا انتظار کر رہے تھے، اِسی دوران اُنہوں نے علمی گفتگو کرنا شروع کر دی، اُدھر پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب صحابہ کے قریب آئے تو رُک گئے، اُن کی گفتگو سُننے لگے، کیا باتیں ہو رہی تھیں؟ ❁ ایک صحابی رَضِیَ اللہ عنہ بولے: کتنی عجیب بات ہے؛ اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کو اپنا خلیل بنایا ہے ❁ دوسرے بولے: کتنے تعجب کی بات ہے کہ اللہ پاک نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو کَلِیْم بنایا ہے ❁ تیسرے بولے: کتنی حیرت کی بات ہے، اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو رُوحُ اللہ اور کلمۃُ اللہ بنایا ہے ❁ چوتھے صحابی بولے: کتنے تعجب کی بات ہے؛ اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو صَفِیُّ اللہ بنایا ہے۔

یہ باتیں سُننے کے بعد پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، فرمایا: اے میرے صحابہ! میں نے تمہاری ساری باتیں سُن لی ہیں۔ ❁ تم کہتے ہو: ابراہیم عَلَیْہِ

1... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:3، صفحہ:517، 518 ملتقطاً۔

السَّلام اللہ پاک کے خلیل ہیں، یقیناً وہ اِسی شان والے ہیں ❁ تم کہتے ہو: موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کَلِیْمُ اللہ ہیں، یقیناً وہ اِسی شان والے ہیں ❁ تم کہتے ہو: عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام رُوحُ اللہ ہیں، ہاں! وہ اسی شان والے ہیں ❁ تم کہتے ہو: آدم عَلَیْہِ السَّلام صَفِیُّ اللہ ہیں، ہاں! ہاں! اُن کی یہی شان ہے اَلَا وَ اَنَا حَبِیْبُ اللہِ وَ لَا فَخْرَ یعنی اے میرے صحابہ سُن لو! میں اللہ پاک کا حبیب ہوں، میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا ❁ قیامت کے دِن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ ہو گا، میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا ❁ روزِ قیامت سب سے پہلے میں ہی شفاعت فرماؤں گا ❁ میری ہی شفاعت سب سے پہلے قبول ہو گی، میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا ❁ مزید فرمایا: اَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْنَ وَلَا فَخْرَ میں اگلے، پچھلوں میں سب سے بڑھ کر عزّت والا ہوں مگر یہ بات بطور فخر نہیں کہتا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اس جگہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے سب نبیوں پر اپنی فضیلت کو بیان کیا، اس سے پتا چل گیا کہ صَفِیُّ اللہ ہونا بھی بڑی شان ہے، خَلِیْلُ اللہ ہونا بھی بڑی شان ہے، کَلِیْمُ اللہ ہونا بھی بڑی شان ہے، رُوحُ اللہ ہونا بھی بڑی شان ہے مگر حبیبُ اللہ ہونا سب سے بڑی شان ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! کتنی سادگی کے ساتھ بات سمجھا دی، مطلب یہ ہے کہ جو حبیب ہوتا ہے، خاص تنہائیوں میں بھی اسے ساتھ رکھا جاتا ہے، بِلا تمثیل (یعنی صِرف سمجھانے کے لئے عرض کر رہا ہوں) اللہ پاک نے ❁ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے کلام فرمایا، پردے میں فرمایا ❁ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلام پر وحی آئی، فرشتے کے ذریعے آئی ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام پر وحی آئی، فرشتے کے ذریعے آئی ❁ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام سے کلام فرمایا، پردے میں فرمایا ❁ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پر وحی آئی، فرشتے کے ذریعے سے آئی، مگر یہ مَحْبُوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہیں

1...ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:827، حدیث:3625۔

کہ اللہ پاک نے معراج کی رات خاص تنہائی میں بُلا کر اپنا دیدار بھی کروادیا، بے پردہ کلام کا شرف بھی عطا فرما دیا۔

تیری باتیں ہی بتانے آئے

اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام بہت بلند شانوں والے نبی ہیں، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بتایا، آپ کی یہ شان تھی کہ پیدائشی اندھے کو ہاتھ لگاتے تو آنکھوں کا نُور عطا کر دیتے تھے ❁ کوڑھی کو چُھو لیتے تو حُسن و جمال سے نواز دیتے تھے ❁ مٹی سے بنے پرندوں کو پُھونک مارتے تو حقیقی پرندے بنا دیتے تھے ❁ غیب کی خبریں بتایا کرتے تھے ❁ مُردوں کو زِندہ کر دیا کرتے تھے، ایسی بلند شان والے نبی تھے۔

جب آپ عَلَیْہِ السَّلام نے نبوت کا اِظْہار فرمایا اور ایسے عظیم معجزات دِکھانے شروع کئے تو کسی نے آپ سے پوچھا: اَنْتَ هُوَ الْاٰتِیْ اَمْ نَتَرَجّٰی آخَرَ یعنی آپ ایسے بڑے بڑے معجزات دِکھا رہے ہیں، کیا آپ ہی وہ آخرُ الزّماں ہیں یا ہم آپ کے علاوہ کسی دوسرے کا انتظار کریں؟

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے جو جواب دیا، بڑی ایمان افروز بات ہے، فرمایا: نہیں...!! میں وہ مَحْبُوب نبی نہیں ہوں، میں تو ان کے آنے کی خوشخبری سُنانے آیا ہوں، البتہ! میں اللہ پاک کی عطا سے ❁ اندھوں کو شفائیں ❁ کوڑھیوں کو حُسن و جمال ❁ اور مُردوں کو دوبارہ زندگی اس لئے دے رہا ہوں تاکہ لوگ مجھ پر یقین کریں اور سمجھ لیں کہ جب آمد کی خوشخبری سُنانے والا اتنی شان والا ہے تو خُود آنے والے کی شان کا عالَم کیا ہو گا...؟[1]

سُبْحٰنَ اللہ! ❁ یہ ہے حبیب اور خَلیل کا فرق...!! ❁ یہ ہے حبیب اور کَلِیم کا فرق...!! ❁ یہ ہے حبیبُ اللہ اور رُوحُ اللہ کا فرق...!! ❁ صَفِیُّ اللہ وہ ہیں جو ان کا نامِ پاک چُوم کر

1... نظم الدرر، پارہ:7، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:111، جلد:6، صفحہ:343، 344 مفصلاً۔

آنکھوں سے لگاتے ہیں ❁ خلیلُ اللہ وہ ہیں جو ان کے آنے کی دُعائیں کرتے ہیں ❁ کلیمُ اللہ وہ ہیں جو ان کا اُمّتی ہونے کی التجائیں کرتے ہیں ❁ اور رُوح اللہ وہ ہیں جو ان کے آنے کی خوشخبریاں سُناتے ہیں ❁ اور حبیبُ اللہ وہ ہیں جو سب کی شانیں بڑھاتے، امامُ الانبیا بن کے تشریف لاتے ہیں۔

صفاتِ اِلٰہی کے مظہر

ترمذی شریف میں روایت ہے، عُلَمائے کرام نے اس روایت کی جو تشریح بیان کی ہے، اس تشریح کو سامنے رکھ کر میں آپ کو یہ روایت سُناتا ہوں۔ صحابیٔ رسول ہیں: حضرت ابورَزِین رَضِیَ اللہُ عنہ۔ آپ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوئے، سُوال کیا: اَیْنَ کَانَ اللہُ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ خَلْقَہٗ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! ❁ اب یہ جہان موجود ہے، پُوری کائنات موجود ہے، اس کے ذرّے ذرّے میں اللہ پاک کی قدرتوں اور صفات کا اِظْہار نظر آرہا ہے، اُونچے اُونچے پہاڑ دیکھیں، اللہ پاک کی قدرت یاد آتی ہے ❁ چھوٹی سی چیونٹی سے لے کر ہاتھیوں تک بڑے بڑے جانوروں کو دیکھیں، ان سب کو رِزْق مِل رہا ہے، اس میں اللہ پاک کے رزّاق ہونے کی صفت کا اظہار نظر آتا ہے ❁ ماں کی محبتوں کو دیکھیں، باپ کی شفقتوں کو دیکھیں، اللہ پاک کی رحمتوں کا اِظْہار نظر آتا ہے، ❁ غرض کہ تمام مخلوقات میں اللہ پاک کی صفات کا کسی حد تک اِظْہار نظر آتا ہے مگر سُوال یہ ہے کہ ❁ جب یہ زمین بھی نہیں تھی ❁ آسمان بھی نہیں تھا ❁ مخلوقات بھی نہیں تھیں ❁ انسان، جنّات اور فرشتے بھی نہیں تھے ❁ کچھ بھی نہیں تھا، صِرْف اللہ پاک کی ذات تھی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! اس وقت اللہ پاک کی صفات کا اِظْہار کہاں ہو رہا تھا؟

سُوال بڑا انوکھا ہے، بڑا دلچسپ بھی ہے، معلوماتی بھی ہے، اب جواب سنئیے! رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کَانَ فِیْ عَمَاءٍ یعنی ❁ جب یہ زمین نہیں تھی ❁ آسمان نہیں تھا ❁ کوئی بھی مخلوق نہیں تھی ❁ اُس وقت ایک بادل نما چیز تھی، اللہ پاک کی صفات کا اظہار اُس میں ہو رہا تھا۔

وہ بادَل نما چیز کیا تھی؟ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: **وہ محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نُور تھا، اس میں رَبِّ کریم کی جملہ صفات کا ظہور تھا۔**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ یہ ہے حبیب اور خلیل کا فرق...! ❁ یہ ہے حبیب اور کلیم کا فرق ❁ حبیب اللہ اور رُوحُ اللہ کا فرق...!! حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک تمام انبیائے کرام علیہمُ السَّلام ❁ اُونچی شانوں والے ہیں ❁ اُونچے رُتبوں والے ہیں، مگر قربان جائیے! محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان کیا ہے؟ ان انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی ابھی رُوحیں بھی تخلیق نہیں ہوئی تھیں، اس سے پہلے ہی محبوبِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک نُور اللہ پاک کی جملہ صفات کا مظہر بن چکا تھا۔

تمام جہانوں کے نبی

پیارے اسلامی بھائیو! محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ایک شان اللہ پاک نے یہ بھی بیان فرمائی، ارشاد ہوتا ہے:

لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَاۙ(۱) (پارہ:18 سورۂ فرقان:1)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تاکہ وہ تمام جہان والوں کو ڈر سُنانے والا ہو۔

1 ... مجموع لطیف اُنسی، رسالۃ: اعلام جہال بحقیقۃ الحقائق باسنۃ نصوص کلام سید الخلائق، صفحہ:19، 20۔

اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کے نبی ہیں، اس میں بھی شانِ مَحْبُوبِیّت کا اظہار ہے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: کام جتنا بڑا ہو، اُس کی ذِمّہ داری بھی اُتنے ذیشان کو دی جاتی ہے، اللہ پاک نے سارے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کو ایک ایک قوم، ایک ایک خطّے کا نبی بنایا مگر محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو یہ شان بخشی کہ جتنی مخلوقات ہیں، جتنے جہان ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو سب کا نبی بنایا، اس سے پتا چلتا ہے کہ ایک خطّے اور تمام جہانوں میں جتنا فرق ہے، محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان سارے نبیوں کی شان سے اتنی ہی زیادہ ہے۔(1)

نبی اور اُمّتی کا بنیادی فرق

پیارے اسلامی بھائیو! امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑی پیاری تحقیق فرمائی، لکھتے ہیں: (اگرچہ نبوت کسبی نہیں ہے، اعمال سے حاصِل نہیں کی جاسکتی، یہ خاص اللہ پاک کا انتخاب ہے، البتہ) رَبِّ کریم جنہیں نبوت کے لئے منتخب فرماتا ہے، یہ ضروری ہے کہ وہ روحانی طاقتوں میں بھی اور جسمانی طاقتوں میں بھی اپنی اُمّت سے اَرْفع و اعلیٰ ہوں، لہٰذا ❁ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کو رفتار بھی اُمّت کی رفتار سے زیادہ عطا ہوتی ہے ❁ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کو دیکھنے کی طاقت بھی اُمّت سے زیادہ دِی جاتی ہے ❁ سُننے کی طاقت بھی سب سے زیادہ بخشی جاتی ہے ❁ چکھنے کی طاقت ❁ سونگنے کی طاقت ❁ چھونے کی طاقت ❁ اِسی طرح عقل ❁ فہم و فراست اور ❁ سمجھنے کی طاقت بھی اُن میں ساری اُمّت سے زیادہ ہوتی ہے ❁ پھر اس کے ساتھ ساتھ اُن کی رُوح بھی تمام لوگوں سے بڑھ کر پاک صاف اور لطیف ہوتی ہے۔(2)

1... فتاویٰ رضویہ، جلد:30، صفحہ:145، 146 بتصرف۔

2... تفسیرِ کبیر، پارہ:3، سورۂ آل عمران، زیرِ آیت:33، جلد:3، صفحہ:199، 200 ملخصاً۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سمجھنے کی بات ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم ❁ تمام جہانوں کے نبی ہیں ❁ فرشتوں کے بھی نبی ہیں ❁ نبیوں کے بھی نبی ہیں ❁ رسولوں کے بھی نبی ہیں ❁ تمام مخلوقات کے نبی ہیں، یہ سب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی ہیں اور ہم سُن چکے ہیں: نبی کی دیکھنے کی طاقت اُمّت سے بڑھ کر ہوتی ہے ❁ نبی کی سننے کی طاقت اُمّت سے بڑھ کر ہوتی ہے ❁ نبی کی چکھنے کی طاقت ❁ سونگھنے کی طاقت ❁ چھونے کی طاقت ❁ عقل، فہم و فراست اور سمجھنے کی طاقت اُمّت سے بڑھ کر ہوتی ہے اور ❁ نبی کی رُوح اُمّت کی رُوح سے بہت بڑھ کی پاکیزہ اور لطیف ہوتی ہے۔

اس سے پتا چل گیا کہ تمام مخلوقات میں ❁ جیسی آنکھ مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو دی گئی ہے، ایسی آنکھ کسی کو نہیں ملی ❁ جیسے کان مبارک آپ کو عطا ہوئے، ایسے کسی کو نہیں دیئے گئے ❁ جیسی سونگھنے کی طاقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کی گئی ہے، ایسی نبیوں اور فرشتوں کو بھی عطا نہیں کی گئی ❁ جیسی چھونے کی طاقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کی گئی ہے، ایسی نبیوں اور فرشتوں کو بھی نہیں دی گئی ❁ جیسی عقل آپ کو عطا ہوئی، ایسی کسی کو نہ دی گئی ❁ جیسی رُوحِ مقدّس آپ کو عطا ہوئی ہے، ایسی رُوحِ مقدّس بھی کسی اور کی نہیں ہے۔

آیئے! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ان خصوصی شانوں کا کچھ تھوڑا سا بیان سُنتے ہیں:

(1): محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی رفتار مبارک

سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی رفتار مُبارک کو دیکھئے! ہم جانتے ہیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم رات کے ایک مختصر حصّے میں معراج پر تشریف لے کر گئے، پِھر واپس بھی تشریف لائے، وقت کتنا گزرا تھا؛ ابھی بستر مبارک گرم تھا، دروازے کی کنڈی ہِل رہی تھی، وُضو کا پانی بہہ رہا تھا۔

یہ رفتار مبارک کتنی بنتی ہے، اس کا ہم سرسری سا جائِزہ لگا کر دیکھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنّت اِمام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ❁ زمین سے سِدْرَۃُ الْمنتہیٰ کا فاصلہ 50 ہزار سال کا رستہ ہے ❁ اس سے آگے مُسْتَوٰی ❁ اس کے بعد کو اللہ پاک جانے ❁ اس سے آگے عرش کے 70 حجابات ہیں ❁ ہر حجاب سے دوسرے حجاب تک 500 سال کا فاصلہ ہے[1] ❁ یہ کُل مِلا کر 35 ہزار سال کا فاصلہ ہوا ❁ 35 ہزار سال کا راستہ یہ ❁ 50 ہزار سال کا راستہ زمین سے سِدْرَۃُ الْمنتہیٰ تک یہ کل 85 ہزار سال کا فاصلہ ہوا ❁ پھر سِدْرَۃُ الْمنتہیٰ سے عرش کے حجابات تک کتنا فاصلہ یہ کوئی نہیں جانتا۔

چلئے ہم سب سے سست رفتار سَفَر جو پہلے دَور میں اُونٹوں وغیرہ پر ہوتا تھا، اس کا اندازہ لگاتے ہیں، آج کے اندازے کے مطابق پُرانے زمانے میں آرام سے جو سَفَر کیا جاتا تھا، 3 دِن میں 92 کلومیٹر ہوتے تھے۔ اس 85 ہزار سال کے سَفَر کو اگر ہم اس موٹے موٹے اندازے پر لے کر آئیں تو یہ کُل 95 کروڑ، 14 لاکھ اور تقریباً 34 ہزار کلومیٹر کا سفر بنتا ہے۔ یہ ہم نے ایک اندازے پر سب سے سست رفتار سَفَر نکالا ہے۔

اب دیکھئے! اس وقت سائنسی دَور میں سب سے تیز رفتار چیز جس کو مانا گیا ہے، وہ روشنی ہے۔ روشنی ایک سیکنڈ میں 3 لاکھ کلومیٹر سفر طے کرتی ہے، اب 95 کروڑ کلومیٹر سَفَر روشنی کتنی دَیر میں طے کرے گی؟ اس کا اندازہ نکالیں تو تقریباً روشنی کو اتنا سفر کرنے میں 53 منٹ لگیں گے۔ پھر واپسی بھی آنا ہو تو 106 منٹ ہو جائیں گے۔

اللہُ اکبر! یہ ایک موٹا اندازہ ہے، دُنیا کی سب سے تیز رفتار چیز اگر لگاتار چلتی رہے تو جس سفر کو تقریباً 2 گھنٹے میں طے کر رہی ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اتنا ہی نہیں بلکہ اِس سے کہیں زیادہ سَفَر آرام آرام سے کیا ❁ راستے میں ٹھہرتے بھی

1 ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، صفحہ: 439۔

رہے ❁ نمازیں بھی پڑھتے رہے ❁ کبھی نبیوں کی اِمامت کروا رہے ہیں ❁ کبھی فرشتوں کی امامت کروا رہے ہیں ❁ اس طرح آرام آرام سے سَفَر طے کیا، پھر واپس بھی تشریف لائے مگر رفتار کا عالَم دیکھئے! ابھی بستر مبارک گرم ہے، دروازے کی کنڈی ہِل رہی ہے، یعنی دُنیا کی سب سے تیز رفتار چیز کو جس سفر میں 2 گھنٹے لگ رہے ہیں، آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس سے کہیں زیادہ سَفَر طے کر کے چند سیکنڈ میں واپس بھی تشریف لے آئے ہیں۔

جسمِ پاک کی لطافت

پھر اسی جگہ جسمِ پاک کی لطافت پر بھی غور فرمایئے! ہم نے کئی مرتبہ سُن رکھا ہے، **روایات میں یہ بات موجود ہے** کہ مِعْراج کی رات جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام رُک گئے، ارشاد فرمایا: جبریل! آگے کیوں نے بڑھتے؟ عرض کیا: لَوْ دَنَوْتُ اُنْمُلَۃً لَاِحْتَرَقْتُ یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں ایک پَورے کے برابر بھی آگے بڑھا تو میں جھلس جاؤں گا،[1] لہٰذا میں ٹھہرتا ہوں، آپ تشریف لے جایئے!

سُبْحٰنَ اللہ! سوچنے کی بات ہے۔ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سراپا نُور ہیں، اِن کی تخلیق ہی نُور سے ہوئی ہے، آگے جہاں جانا ہے، وہاں بھی نُور ہی کی تجلیات ہیں مگر وہ تجلیات ایسی ہیں کہ فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام ایک پَورے کے برابر بھی اُس تجلی کی طرف بڑھیں تو جلتے ہیں مگر قربان جایئے! محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم روحانی طَور پر نہیں، جسمِ پاک کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں، وہ نُور کی تجلیات آپ کے جسمِ پاک کو تو دُور کی بات ہے، بدن مُبارَک پر پہنے ہوئے لباس کے ایک دھاگے کو بھی

1 ...شرح الشفاء للملا علی قاری، الباب الثالث...الخ، فصل واما ماورد...الخ، جلد:1، صفحہ:440۔

نقصان نہیں پہنچا رہی ہیں۔ پتا چلا؛ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام جو رُوحُ القُدُس ہیں، جو سراپا نُور ہیں، اُن کے نُور میں وہ لطافت نہیں ہے، جو محبوبِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جسم مُبارَک میں لَطافت موجود ہے۔ جب یہ جسم کی لَطافت کا عالَم ہے تو سوچئے! رُوح مُبارَک کی لطافت کا عالَم کیا ہو گا....؟

(3-2): سُننے اور دیکھنے کی طاقت مُبارَک

حدیثِ پاک کی مشہور کتابوں **تِرْمذی، اِبْنِ ماجہ اور مسند امام احمد** کی روایت ہے: ایک روز سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک میں وہ دیکھتا ہوں، جو تم نہیں دیکھتے، میں وہ سُنتا ہوں، جو تم نہیں سنتے۔ بے شک آسمان چرچرایا اور اس کا حق ہے کہ وہ چرچرائے کیونکہ آسمان پر 4 انگلیوں کے برابر بھی جگہ ایسی نہیں ہے، جہاں کوئی فرشتہ پیشانی رکھے رَبِّ کریم کے حُضُور سجدہ نہ کر رہا ہو۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اَوّل تو نگاہِ مصطفےٰ کا کمال دیکھئے! زمین تو زمین رہی، آسمان زمین سے کئی گُنا بڑا ہے اور سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم زمین پر رہ کر آسمان کا مشاہدہ فرما رہے ہیں اور دیکھئے! کتنا گہرا مُشاہَدہ ہے کہ آسمان کا 4 انگلیوں کے برابر حِصّہ بھی ایسا نہیں جو نگاہِ مصطفےٰ سے چھپا ہو، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم زمین پر بیٹھ کر دیکھ رہے ہیں کہ آسمان پر 4 انگلیوں کے برابر بھی جگہ خالی نہیں ہے کہ جہاں کوئی فرشتہ پیشانی رکھے رَبِّ کریم کے حُضُور سجدہ نہ کر رہا ہو۔

پھر سماعتِ مصطفےٰ کا بھی کمال دیکھئے! آسمان یہاں سے ہزاروں کلومیٹر دُور ہے، ہم جیسے عام انسانوں کو تو دوسرے کمرے میں بیٹھے لوگوں کی آواز سُنائی نہیں دیتی اور سرورِ عالَم، نورِ

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، باب فی قول النبی: لو تعلمون ما اعلم، صفحہ: 554، حدیث: 2312۔

مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک کان ایسے ہیں کہ زمین پر بیٹھ کر ہزاروں کلومیٹر دُور آسمان کے چرُچرَانے کی بھی آواز سُن لیتے ہیں۔

(4): چکھنے کی طاقت مُبارَک

ابوداؤد شریف میں حدیثِ پاک ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی، آپ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کو ساتھ لے کر اُن کے گھر پہنچے، کھانا حاضِر کیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر لقمہ لیا، آپ کو دیکھ کر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم نے بھی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے! لقمے مُنہ میں ڈال لئے۔ مگر اچانک نظر پڑی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اس ایک ہی لقمے کو اپنے مُنہ مبارک میں گھمارہے ہیں، اندر نہیں اُتار رہے، کچھ دیر کے بعد فرمایا: اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ اَھْلِھَا یہ اُس بکری کے گوشت کا ذائقہ ہے، جسے مالِک کی اِجازت کے بغیر ذَبح کیا گیا ہے۔ یہ سُن کر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم نے بھی ہاتھ روک لئے۔ دعوت کرنے والی صحابیہ کو بلایا گیا۔ پوچھا گیا: بکری کہاں سے آئی تھی؟ عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! میں نے بکری خریدنے کے لئے کسی کو بھیجا تھا مگر بکری ملی نہیں، دعوت تو میں آپ کی کر چکی تھی، لہٰذا پڑوسن کے پاس پیغام بھیجا کہ قیمت لے لو، اپنی بکری مجھے دے دو! قسمت ایسی کہ پڑوسی گھر پر نہیں تھا، اُس کی زوجہ نے اُس کی اجازت کے بغیر بکری مجھے دیدی۔ یہ بکری حاصِل تو جائِز ذریعے سے ہی کی گئی ہے مگر اس کے اَصْل مالِک (یعنی پڑوسن کے شوہر) سے اجازت نہیں لی گئی ہے۔[1]

اَللّٰہُ اکبر! چکھنے کی طاقت دیکھئے! ہم کوئی لقمہ مُنہ میں رکھیں ❁ وہ لقمہ گرم ہے یا ٹھنڈا ہے، ہمیں پتا چل جائے گا ❁ مزیدار ہے یا نہیں ہے، ہم سمجھ جائیں گے ❁ نمک کم ہے یا زیادہ

1 ... ابوداود، کتاب البیوع، باب فی اجتناب الشبھات، صفحہ: 536، حدیث: 3332۔

ہے، یہ بھی ہم جان لیں گے ❁ کوئی ماہِر باورچی ہو تو شاید یہ بھی سمجھ جائے کہ کھانے میں کیا کیا چیزیں شامِل کی گئی ہے مگر عجیب بات ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مُنہ میں لقمہ ڈالتے ہیں، زبان مبارک سے چکھتے ہیں تو اس کا صرف ذائقہ ہی نہیں، گرم ٹھنڈا ہونا ہی نہیں بلکہ یہ بھی پتا چل رہا ہے کہ یہ بکری جو ذَبح کر دی گئی ہے، سالن بنالیا گیا ہے، یہ بکری اس کے مالِک کی اجازت سے ذَبح کی گئی تھی یا بغیر اجازت کے حاصِل کر لی گئی ہے۔ سُبْحٰنَ الله! یہ ہے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چکھنے کی طاقت...!!

(5): چھونے کی طاقت مُبارَک

اب ذرا چھونے کی طاقت پر غور فرمایئے! حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عنہ مشہور صحابیِٔ رسول ہیں، عَشَرَہ مُبَشَّرَہ (یعنی جنّت کی خوشخبری پانے والے 10 صحابۂ کرام) میں سے ہیں، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا، پیارے نبی، مکی مَدَنی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عیادت کے لئے تشریف لائے۔

صحابۂ کرام کیسے خُوش نصیب تھے، بیمار ہو جاتے تو دوجہاں کے تاجدار عیادت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے...!!

حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا، ایسا باکمال ہاتھ...!! واہ! اس کی ٹھنڈک مجھے دِل پر محسوس ہوئی۔

کاش! یہ سعادت کبھی ہم غُلاموں کو بھی نصیب ہو جائے...!!

خیر! حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عنہ کے سینے پر ہاتھ رکھا، پھر فرمایا: تمہیں دِل کا مرض ہے، حارِث ثَقَفِی کے پاس جاؤ! وہ طبیب ہیں، اُنہیں کہو کہ عجوہ کھجور گٹھلی سمیت پیس کر تمہیں (اُس کا پیسٹ بنا کر) پلائیں۔ اِس سے آرام ہو جائے گا۔[1]

1...ابو داود، کتاب الطب، باب فی تمرۃ العجوۃ، صفحہ: 610، حدیث: 3875۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں غور فرمائیے! اب سائنسی دور ہے، جدید ٹیکنالوجیز آچکی ہیں اس کے باوُجود جب کسی کو دِل کا مرض ہو تو کیا کرتے ہیں؟ سب سے پہلے *E.C.G* ہوتی ہے، اس سے پتا چلتا ہے کہ دِل بیمار بھی ہے یا نہیں۔ اگر رپورٹ آئے کہ دِل میں کوئی مسئلہ ہے تو اِیکو کی جاتی ہے، انجیو گرافی کی جاتی ہے، پِھر پتا چلتا ہے کہ دِل میں مسئلہ کیا ہے۔ پِھر اس کے بعد عِلاج کا پراسس شروع ہوتا ہے، قربان جائیے! طبیبِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی کیا نِرالی شان ہے۔ سینے سے کپڑا ابھی نہیں ہٹایا، اُوپَر ہی سے ہاتھ مبارک رکھا ہے، *E.C.G* بھی ہو گئی، اِیکو بھی ہو گئی، انجیو گرافی بھی ہو گئی اور عِلاج بھی تجویز کر دیا گیا۔

(6): سونگھنے کی طاقت مبارک

مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمان اور غیر مُسلِم کی رُوح قبض ہونے کا حال بیان کیا، فرمایا: جب مؤمن کی رُوح قبض کی جاتی ہے تو آسمان والے فرشتے کہتے ہیں: آج زمین کی طرف سے کتنی پیاری خوشبو آرہی ہے اور جب غیر مُسلِم کی رُوح بدن سے نکالی جاتی ہے تو اس سے بدبُو پھیلتی ہے، اَہْلِ آسمان کہتے ہیں: یہ زمین سے کتنی بُری بُو آرہی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ فرمایا تو اپنی چادر مُبارَک کا کنارہ ناک پر ایسے رکھ لیا، گویا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بدبُو آرہی تھی۔[1]

اللہ! اللہ! یہ ہے سونگھنے کی طاقت...!! ہم جانتے ہیں، خوشبو ہو یا بدبُو ہو، ان کے بارے میں صِرف سوچنے سے کوئی اَثَر نہیں ہوتا، مثال کے طَور آپ جو خوشبُو استعمال کرتے ہیں، آپ اس خوشبو کی شیشی کو ہاتھ میں نہ لیں، کپڑوں پر نہ لگائیں، صِرف بیٹھ کر اُس خوشبو کا نام

1 ... مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ...الخ، باب عرض مقعد المیت...الخ، صفحہ:1100، حدیث:2872۔

پکارنا شروع کر دیں، کیا آپ کو خوشبُو آجائے گی؟ کیا کپڑے معطّر ہو جائیں گے؟ کیا ناک اور سونگھنے کے آلات کو تسکین پہنچے گی؟ نہیں...!! ایسا نہیں ہوتا۔ آپ کو خوشبُو لینی پڑے گی، لگانی پڑے گی، پھر خوشبُو آئے گی بلکہ ہمارا تو حال یہ ہے کہ خوشبُو لگا بھی لیں تو تھوڑی دیر کے بعد محسوس ہونا بند ہو جاتی ہے، قربان جائیے! آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سونگھنے کی طاقت مُبارَک پر...!! کوئی غیر مُسْلِم مرا نہیں ہے، اس کی رُوح قبض نہیں کی گئی، اس سے بدبُو پھیلی نہیں ہے، صِرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کو بتایا ہے کہ جب غیر مُسْلِم کی رُوح نکلتی ہے تو اس سے بدبُو پھیلتی ہے، صِرف زبان مبارک سے یہ کہا ہی تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو وہ بدبو محسوس ہونا شروع ہو گئی اور آپ نے ناک مُبارَک پر کپڑا رکھ لیا۔

یہ ہے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سونگھنے کی طاقت...!! قرآنِ کریم میں ذِکْر ہے، حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلام کا کرتا مبارک مِصْر سے چلا تھا، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلام کو کَنْعان میں بیٹھے ہوئے میلوں دُور تک اس کی خوشبُو محسوس ہو گئی تھی، یہ بھی بڑے کمال کی بات ہے...!! مگر سوچئے تو سہی وہاں اگرچہ میلوں کا فاصلہ ہے مگر خوشبُو موجود تو ہے، یہاں خوشبُو یا بدبُو موجود ہی نہیں ہے، صِرف اس کا نام لیا ہے، محسوس ہونا شروع ہو گئی ہے...!!

بیان کا خُلاصہ

سُبْحٰنَ اللہ! یہ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شانیں ہیں...!! الغرض؛ اللہ پاک نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو ہر لحاظ سے، ساری مخلوقات سے اُونچی شانیں عطا فرمائی ہیں، آپ کو درجوں بلندیاں عطا فرمائیں ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو نبیوں کا نبی بنایا ❁ سب نبیوں کو آپ کی خوشخبری سنانے بھیجا ❁ سب نبیوں کو اُونچی شانیں عطا

فرمائیں تو آپ کے صدقے میں عطا فرمائیں ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کو اپنا حبیب بنایا ❁ جسمانی لحاظ سے دیکھیں تو ❁ جیسی دیکھنے کی طاقت آپ کو عطا کی گئی، ایسی کسی کو عطا نہ ہوئی ❁ جیسی رفتار مبارک آپ کو عطا ہوئی، ایسی کسی کو عطا نہ ہوئی، ❁ جیسی لطافت و نورانیت آپ کو بخشی گئی، ایسی کسی کو نہ بخشی گئی ❁ جیسی دیکھنے کی طاقت آپ کو دی گئی، ایسی کسی کو نہ دی گئی ❁ جیسی سُننے کی طاقت ❁ چکھنے کی طاقت ❁ سونگھنے کی طاقت ❁ چھونے کی طاقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کو عطا کی گئی، ایسی با کمال و بے مثال طاقتیں اور کسی کو عطا نہیں ہوئی ہیں۔

سُبۡحٰنَ اللہ **!اے عاشقانِ رسول!** یہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی چند شانوں کا مختصر بیان ہے۔

جن کی تعریفیں رَبِّ کائنات قرآن میں فرماتا ہے، ان کی تعریف کا حق ہم جیسے ادنیٰ غُلام کیسے ادا کر سکتے ہیں...؟؟ بَس ہمیں یہی تمنّا کرنی چاہئے کہ اللہ پاک ہمیں ایسے عظیمُ الشَّان، بے مِثْل و بے مِثال، خوش خِصال و با کمال آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا سچّا غُلام، با عَمَل و شکر گزار اُمّتی بننے کی توفیق عطا فرمائے! کاش! دِل میں عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے ایسے چراغ جلیں کہ دُنیا تو کیا قبر بھی اس چراغ سے روشن ہو جائے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد